

مِدَانُ الْقَلْبِ

مولانا سید حسن مشنی ندوی

گھر تھا کہ: سے
جب میکہ ہو چھٹا تو پھر کیا جگہ کی قبر
مسجد ہو، مدرسہ ہو، کوئی خانقاہ ہو
لیکن میٹھنا سے کہیں نصیب نہیں
ہوا، کوئی زمین اس کا پاؤں نہ پیدا کی، وہ
اسکی عالم فارغ بدوشی میں جو پورہ پہنچا
جو پورا س زمانہ میں علم و فضل کا ٹھام کرنا تھا
دہاں کچھ عرصہ رہ کر اس نے محنت و شفقت
اور جان فشاری سے اپنی تعلیم پوری کی تاریخ
وجغرافیہ، فلسفہ و منطق، دینیات و ادبیات
عرب و فارسی اور مردم جہ علام میں دستگاہ
ماصل کی تعلیم نے اس کی ذہانت و فطانت
پر صیقل کر دی، ستارہ بلندی اس کی پیشانی
میں جلنے لگا، گورنر جو پورنگھاہ جو پرانا س
رکھتا تھا، اس نے باپ بیٹے میں صلح کرادا
اور باپ نے اے جو پورے دا پس لے جا کر
اپنی جا گیر کا نظم بنادیا۔ جا گیر کا ہی انتظام
فرید خاں کی عملی زندگی کا پہلا انقلابی قدم
تھا۔ عزبت دا فلاں اور بیکسی پریشانی کی
ذاتی تجربہ تو پہلے ہی ہو چکا تھا جا گیر میں
آکر دوسروں کی عزبت دا فلاں اور بیکسی
پریشانی کا تجربہ اسے مزید ہوا اور برہراہ
ہوا۔ جا گیر داری کا مرماج تو آج بھی ہی
ہے کہ کاشتکار اور کسان تباہ ہوں تو ہبھ
زمیندار و جا گیر دار کی آمدی میں کسی طرح
کی کمی ناقابل برداشت فرید خاں نے اس
ردابی ظالماں اور خود غرض فارغ تعلم و نسق کو
یکسر پلٹ دیا اور خود ایک نقش مرتب کیا
جس میں کاشتکاروں کی سر بری اور کسانوں
کی خوشحالی کو اولیت دی گئی تھی، اور اس
نقش کی سیکھی پر اس نے پوری توجہ ہنسنے
کی میتجہ ہے ہوا کہ کاشتکار اور کسان سر بری
ہوتے چلے گئے، اور جیسے جیسے وہ سر بری
اضافہ ہوتا گی اس بات نے خاص شهرت
پائی، اور فرید خاں کی محبوبیت قرب دیوار
میں پہنچنے لگی۔ لیکن اس کی مقبولیت
سوئی ماں سے نہ دیکھی گئی اس نے پھر باب پ
بیٹے کے درمیان اپنے جوڑ توڑے سے بد گھنائی
کی دیوار کھڑی کر دی اور جا گیر کا نظام فرید خاں
سے ہے مجری پانے لگے جیسے کے پس دکر دادیا
یہ فرید خاں کی اتنا زندگی کا ابک

حکماں تو اس برعظیم پر ہتھ گئے
اور تاریخ کے صفحات بھی ان کی لمبی لمبی
داستانوں سے بھرے ہیں، لیکن جو
یہ پوچھئے کہ ان میں کوئی مرد انقلاب بھی تھا
تو غالباً غور و فکر کے بعد ایک بھی نام میں
جا سکتا ہے، اور وہ بے فرید خاں کا نام۔
دہی فرید خاں جو بعد میں "شیر خاں" اور جب
پوئے ملک کی حکومتی اس کے ہاتھ میں آئی
تو "شیر شاہ" کے لقب سے مشہور ہوا۔
فرید خاں، داقتی فرید عصر دیکھانے
رہ زگارا در صحیح معنوں میں مرد انقلاب تھا۔
"صحیح معنوں میں" اس لیے کہ کسی تحفے
الٹ جانا، تاج اقتدار جھین جانا اور اس کی
جگہ کسی دوسرے کا صاحب اقتدار بن جانا
ادل تو کوئی انقلاب نہیں ہے اور اگر ہو بھی
تو یہ اس کا بالکل سطحی مفہوم ہے اصلی انقلاب
یہ ہے کہ سوسائٹی کا ذہن بدل دیا جائے
غایر مدل دی جائے، نظر بدل دی جائے اور
لیکھد اس طرح کہ اس ماحول میں پھر جو عمل بھی
جس کسی سے سرزد ہوا اس کا اُرخ ایک بھی
بُرے مقصد اور ایک بھی نصب اعین کی ہٹ
ہو، انقلاب کے اس معہوم کو دیر عمل لانے
کی کوشش تومزید خاں ہی نہ کی تھی۔ مگر
انہوں کے اسکے عمر نے دنار کی عنان حکومت
سبھانے کے بعد وہ پوری طرح پائیں سال بھی
زندہ نہ رہ سکا اور جس ظاہری دباقنی تعمیر
کی بنیاد اس کے ہاتھوں پڑی یا پڑ رہی تھی
وہ پھر طوفانِ جنگِ دجدل اور تاج دملک کی
نذر ہو گئی۔

فرید خاں پیھاں تھا۔ فطرت آزاد
بہادری اور سپہ گری کی روایات موروثی تھی
اس کا باپ ایک چھوٹا سا فوجی افسر بھی تھا
اور اگر حالات بدستور ہے تو فرید خاں بھی اپنے
باپ ہی کی طرح چھوٹا سا فوجی افسر بن کر
زندگی کے دن گزاریتا، لیکن ایسا بھی ہوا
قدرت نے کم عمری ہی میں اس کو زمانے کے
ظاہر میں انجمنے کے یہ عمل دنیا کے سمندریں
ڈھکل دیا۔ سوئی ماں کے ظلم و ستم نے اسے
گھر چھوٹے پر مجھوڑ کر دیا اور باپ کی شفقت
نے بھی کوئی توجہ اس کی طرف نہیں۔ مگر اس
محروم کی ساتھ برعظیم کو اس کا گھر بنا
کر اور اس کے ہاتھوں جسٹی حاصل کو اس کا

نہ پوچھو آج کے اب خرد کیے گئے ہم کو
دہ انساں تو نہیں انسان کے ساتے
جنہیں ہم عالم ہوش دخشد میں اپنی بکتے
دہی چھکر جزوں میں جانے پہانے گئے
بمازن کیا ہیں اس بات کے تو ہم نہیں واقف
بظاہر گفتگو سے تو بہت اچھے گے
ہدا شاہد بے زید بست قامت لوگ رہتے ہیں
انھیں محلوں کے اندر جو بہت اونچے گے
بن شیے کے دل پتھر کے آنکھیں بیز بیز دل کی
بتانِ عبد فو بالکل نہیں جیے گئے
ز جانے کیے چھکر ہوں گے اس گھر کے ملکیوں کے
کہ جس کے سب درد دیوار آئیں گے
اک ایسا شہر بھی آیا تھا اس صحر انور دی میں
جہاں کے سنگ رینے دستواہی
یقیناً یہ ترے لطف دکرم ہی کا تھا نہ ہے
کہ تیری بزم میں آکر سمجھی اپنے گئے
ظیف اس شہر میں ہم برے گئے تھے اس لئے آکر
یہاں کچھ لوگ علم و فن کے شہزادے

بُعْدِيَة: کو لمیں کے دلش (امریکہ) میں
ایک نیا تجربہ | جمعر کا دن تھا
افتخار صاحب نے پہلے ہی بتا دیا تھا
کہ یونیورسٹی میں جمعر کی نماز ہوتی ہے
(کیونکہ وہاں ہر مذہب پر عمل کرنے
کی پوری آزادی ہے، اس نے ہر ایک
مذہب لی عبادت کے لئے یونیورسٹی
میں جگہ دی گئی ہے) چنانچہ جب جمعر
کا وقت آیا تو میں ان کے ہمراہ
نماز پڑھنے کے لئے ایک عمارت کے
اندر داخل ہوا تو انہوں نے بتایا کہ
یہ چرچ (گرجا) ہے۔ اسی کے ایک
 حصے میں جمعر کی نماز ہوتی ہے (وہاں
قبلہ کا رخ چرچ کی عبادتی سمت
کے بلکہ تھا اور اس عمارت میں
کوئی نصویر بھی نہیں نظر نہیں آئی
زیارت کا نشان، وقت آنے پر
کچھ لوگ اکٹھا ہوئے اور فرش پھایا
گیا، اذان ہوئی، کچھ دیر بعد باقاعدہ
خطبہ ہوا پھر جماعت ہوئی، افتخار
ہی امامت کرتے ہیں لیکن انہوں نے

از راه ہمان نوازی راقم کو
سو نپ دی، جماعت میں آ
ب۔ افراد شرکیں ہوئے ۔ تو
زبانوں، زنگوں کے اعتبار
کمر سے کم ۵، ۶ قسموں کے
ایک دو امریکن بھی معلوم ہو
دو خواتین بھی شرکیں جماعت
نشکاگو کی چمنڈ قابل ذکر
نشکاگو امریکہ کا نیویارک
سرجے بڑا شہر ہے (اسکی وجہ
کرنے کیلئے شاید یہ کافی ہو ک
ہر منٹ میں دد ہوا جہاز
ادھر سے ہے) لیکن بھارت و
بلند عمارت اور بعض دیگر خص
کے لحاظ سے غالباً سب سے بڑے
یہیں دنباکی سب سے بلند نریں
منزلہ عمارت "سیرس ٹاؤن" (TOWER
ہے، جبکی بلندی
ہے) اسکے اندر... بینکڑوں تھے
رہائشی فلیٹ میں۔
(بافق آئندہ)

قریب میں کھنچ کے ساتھ مسجد خالص اور بے عیب
کو رکھے اپنے سمر قند کے حنفی میں فیصلہ دی
سونا ملے گا۔ سودا خرد تا اور مطمئن
رہتا ہے۔ اذان ہوتے ہے تو لوگ
ایپی دو کافیں کھل چھوڑ کر مسجد پلے
جاتے ہیں۔ جہاں امیرہ غزیب، حاکم
دھکوم، والک دم دور سب ایک
ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا گرائیں
خدا کے سامنے نہ ہو جاتے ہیں،
اور نہایت دقائقِ تملکت کے ساتھ
اپنے خدا کے رو برو عبادت و دعا
کرتے ہیں۔

مسجدے نکل کر پھر اپنے اپنے کارڈ باریں
لگ جاتے ہیں۔

وہ دینگتھ کو یہاں حکامِ دافران
اپنے فرانش خدمتِ خلق اور ثواب بکھر کر
انجام دیتے ہیں۔ زکہ میں رشوت کا مرکابیہ
ہے زیالِ مشول، تولا، سُرپا، پہنچنے، ہی ان
پر اسلام کا جارود چل گیا ہوتا۔ اور وہ
ساحرانِ موسیٰ کی طرح بے ساختہ سرپسجد
ہو جاتے۔ اور کلزا اسلام ان کی زبان
پر جاری ہو گیا ہوتا۔ اور جب بھی تاریخ
میں ایسا ہوا ہے کہ اس کتابوں سے اسلام
پر لانے اور باطل عقائد کو چھوڑ کر داخل

بھی فریقین کو طلب کیا مقدمہ کی خوشی
کوئی اپنے سمر قند کے حنفی میں فیصلہ دی
مکمل ہوا کہ اسلام فوجیں شہر خال کر
اور اسلامی اصول کے تحت ملک کو
قیصری میں لینے کی کوشش کریں۔ قاہ
فیصلہ صادر ہونا تھا کہ اسلامی فوجیں
شہر خالی کرو یا۔ اس اسلامی انھا
کو دیکھ کر ادا تو ان کے دینی پیشوں پھر کم
کی پوری آبادی مسلمان ہو گئی۔ تاریخ
میں ایسے متعدد دادتعات پیش آئے
کہ جنھوں نے مختلفین اسلام کا دل جیسی
اور دو حلقوں بگوش اسلام ہو گئے ہیں
کاش ہم مسلمان دنیا کے سا
اسلام کی پلسی پھری تھی مثال پیش کر
بھولے بھٹکوں کے لئے رد شنی ک
ثابت ہوئے۔

مگر افسوس کہ ہم نے اپنی ایسی تھی
بنالی ہے کہ ہم کو دیکھ کر غریب دن کو اس
سے دحشت ہوئی اور اسلامی حقائیق
کتابوں سے سمجھ کر اسلام لانے والا
مسلمانوں کو دیکھتا ہے تو کوئی اٹھتے
کہ اچھا ہوا ہم نے کتابوں سے اسلام
حقائیق کو سمجھ کر اسلام قبول کریا۔

بے عمل مسلماں کو دیکھ لیا ہوتا تو
دولتِ اسلام بے محروم رہتے۔
کاش فرزندانِ اسلام اپنی خون
کو پہچانتے اور اس کی قدر کرتے بلکہ
اسلام کی فرمانرواؤں کو اسلامی
کو اپنانے کی توفیق متی اور ان ملکوں
رسنے یا داخل ہونے والا عالمی زندگی سے
اسلام کو دیکھنا اس پر اس کو رشک
لیجاتا اور یہ اسلام قبول کر لیتا۔

حوالی:

بقیدہ : حستِ موہافظ

ادریسہ

یاد رکھنا چاہیے کہ مرد فمازی کی پہچان
مقبولات کی وسعت اور مال فیض
فراران سے نہیں کی جاتی ہے بلکہ
مرد فمازی کی پہچان ٹوٹی ہوئی تسلی
بھری ہوئی ترہ سے بھی ہوتی

مکتبہ ایجاد شاہی
کے متعلق اپنا نقطہ نظر اس نے کیا ہیں کیا
ہے، وہ کہتا ہے کہ :

” حکومت یوں تو میری ہے، میکن یہ کچھا بھی
نہیں ہے، خدا ایک ہے اور ” فردیت ” لہ شیر شاہ
کا غلط ہے) اسی کی شان ہے جو اس بک میں
اس کی تقلیل اتنا ہے دہ مشرک ہے، انشا بخی
حکومت کو کچھا کچھا میں بھی مشرک ہوں
ہی اپنی اچھائیوں کے بھی ” مسوں ” ہوں
اور برا یوں کے بھی۔ ایک شخص میں بہت
سی اچھائیاں سمجھاتی ہیں، اور بہت سی
براشیاں بھی۔ حکومت بہت لوگوں میں
ہانٹ دی جائے تو اچھائیوں اور برا یاں
بھی مجھے بڑے نفی کے برابر ہو جائیں۔ خدا
بمحض تو نیقے قریب میں اس کے عالم بندوں
کی علماں میں ایک ادقی خدام ناتب ہے۔
بادشاہی کے خلاف اسے
 واضح کوئی اور کیا کہہ سکتا ہے یا جھوٹ
کے حق میں اس سے زیادہ منطقی اندازہ
کیا ہوگا۔ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ اس
طبعیت، اس مزاج دکھدار اور اس دل د
دماغ نکا یہ مرد انقلابی اس زمانے میں کوئی قدر
مقبول عالم اور محظی انسام رہا ہو گا، اور
قوم کس کس طرح اس پر جان بچھڑکتی ہوگی
دولت و اقتدار کی بلندی پر پہنچ جانے
کے بعد بھی دولت و اقتدار کے نئے میست
وہ مہوش نہ ہونا۔ بجا ہے خود ایک سیل ہے
کہ دولت و اقتدار مقصد نہیں، سہبائے
ہیں بہذل نہیں ذرائع میں نصب العین نہیں اس باب

اہم موضوعات پر کچھ مفید رسالے

۱۱/-	از میر سیدہ خالدہ بخاری	حکام نماز
۱۲/۵۰	از حضرت مولانا عبد الغفر عباس	صحیح اور شام کی ما ثورہ دعائیں
۱۴/۵۰	از حضرت مولانا عبد الحمیڈ	معمر لات یومیہ
۱۶/۵۰	از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی	قرآنی علاج
۱۷/۰	از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی	کلمہ طیبہ کی حقیقت
۱۸/۰	کفر و اسلام کے حدود اور قادریت	قادیریت پر غفران کا سیدھا راستہ
۱۹/۰	از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی	انسانیت زندہ ہے
۲۰/۰	از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی	میری طلبی
۲۱/۰	از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی	نماز اور خطبہ کی زبان
۲۲/۰	از حضرت مولانا محمد تقیون عسکری	سلیمانیات انسانی کی حقیقت
۲۳/۰	از حضرت مولانا محمد تقیون عسکری	عقیدہ علم غیب
۲۴/۰	از حضرت مولانا محمد تقیون عسکری	قرب الہی کے دراثتے

ملنے کا پتہ : افغانستان بک فپول ۲۱- زیگاڈوں (مغربی) تھیر آباد
لکھنؤ ۲۲۶۰۱۸

تھا۔ اسی طرح یہ بھی عادل خاں کی بیوی پر پان کا بیرہ پھینکے۔ ایک ہپل پچ گھنی، اما کین سلطنت نے اس حکم کو بدلا نہ کیا ہے طرح طرح سے محردفات پیش کیں، غدر کیا کہ اس سے بڑی ب حرمتی ہو گئی، مگر شیر شاہ نے کھسی کی نہ سنی اور جواب دیا کہ: ”میرے نزدیک سیکر بیٹھے اور میری رعیت کی بیوی میں کوئی فرق نہیں، میری نظر میں دلوں براہ میں، معاف کرنا نہ کرنا مدعا کے اختیار میں ہے، وہ چاہے تو معاف کرے چاہے تو نہ کرے، میرا فیصلہ ہے ہی ہے۔“

خود پر سلا را علی بنا اتنا ہی نہیں، بلکہ
فوجوں کو شہری انتظامات مے بھی بالکل
الگ تھلگ اور تعلق رکھا۔
ملک میں ٹیکسوں کی بھرمار تھی، اور
جب ٹیکسوں کی زیادتی ہوتی ہے تو عمل
زندگی اور کاروبار تجارت پامال ہونے لگے
ہیں۔ شیر شاہ نے ملک ٹیکس مسوخ کر دیے
اوہمنہ سرحد پر اور مارکیٹ پر ٹیکس لگانے
معیار زندگی کو بلند کیا۔ اشیائی فروخت
کی قیمتیں گرامیں اور صنعت و تجارت کو
دیسج تر کیا۔

بیداریں
کے ادا
نزادیا
وری کے
وار احمد
کامال اللہ
مکمل علاقہ
پنے آپکو
تے سب
ت داگر
شی، اور

ان زمین
۶۰ پهلوی
جهنم کوس
پیر شاه س
ب مشی انت
تاریخ
پنی جلد
هر فرد ا
سب
مال، مرن
لش

حاکم سے
جائے
گے بعد
دیکھئے
از جنار
کوروی یا
اک اپنی
حاکم بلکہ
ادریلہ
جان دے
بنے ہو

اُن کے
درود ادا دیا
ل اس
کے لئے
نقوش۔
علوی کا
تجھے یہ تھا
ارادر ج
بھفتا تھا
سرے کی
نگہبان

کی اس گل کو معادھن کر جائے ہے تفصیل چند ایک سینے صاحب دیغیرہ) نعمت ہر زمینہ ذمہ دار کس ایک دو کے بیجان

سے
ن کے
ل، اور
محنت
حقیقت
ساز کا.
تم شکون
پیدا
ادعیہ
یں کہ

میں تو اس اعلاء
شرف لے گئے اس نے
ریوں درج ب میں اضافہ
اس ب عظیم اس نے
کے طول درادی ہے
یں، ہم ان

کمال دستی
کانیصلار
لے کو ایک
رفت رفت
بنادیا او
کے اس بار
سے پہلے
اں تھا جو
لرکیں بلکہ
طرح "د
نہ " دور میں

تھے سے نہ
ارد کی تیریک
تمہر لانے والا
کے علاوہ
کا عادی
دولت
شیر شاہ
رہی کہا
لی بیٹھ
یاؤں کی
رتی یا نت

پنے ملائیں
معہ بہتاس خیال
اتھ کلایک نہیں
ملا قریب
زد دری ایک
پدا شد
ادہ تصویر
یا اتنی لمبی
س "شریعت"
ج اس

۶
ت
قد
ر
ع
م
ب
ک
ب
ی
م
ا

شہون
الانک
صلیں^و
رن مرد
رانک
ست اور
پ کر دیا
اخڑاع
ار تھے
مختہا

اور پادشاہ کے ہیں۔ میر تھا، اور تھا، مر

تے ہیں،
شمار کرتے
ملانا ہے کہ
صرف تاکہ
ر در باریو
و العقول
ہاں ابی اکبر کے
شیر شام
تعلاب

یاد کر۔
ت میں خ
تو دھا صلط
ہنا تھا۔
تحا۔
اکے
نے جس کو
زنماں کو مہ
درحقیقت
در جذبہ ا

لقب س ک فہرست ا د شاہ صرف ر انقلاب اندیشگوں نے زد ا تحریری کارک د ہے۔ د ۱۵۰ فکر قومی ا

پناہ ذہانت
ذوچ پر
ذو حرج بجلی
ذو حرج اپنے
ذو کھلکھلی۔
ذو میں بہت
ذو س میں
ذو د پڑا اور
ذو کراس کی
ذو عرض پہنچ

کوب
بنا، کی
در کچھ اس
وں کی فو
مک نہ
نگ تاریخ
کب ج
نگا میں کو
ہ پہنیک
چانے ک

فرید خار
نے شہر
ون مارا
خراکہ سماں
پر زین
کی جز
دہی جز
ہایوں گل
پناشکیز
اور جان

ات لکھنے
س تھا۔ مگر
ل تھی اس
شب خ
ٹکر پر گ
ول کی پیٹ
چون
در بے،
ت کھا کر
ستے نے ا
عائی تھی

مولانا حضرت مومن

۲۸ جنوری ۱۹۹۶ء کو ادود کا دسی بال میں مولانا حضرت مولانا سیدنا علیؒ کے مرق پر مندرجہ ذیل مدارج تھے۔

ڈاکٹر اونٹ نگری ندوی
جمیں ادود آزادی،

محض وقت علم، ذہانت و ذکاء
لغنوں کا منصب، معانی کی بلاغت
بے توڑ کی معاملات کا راستہ اپنی نہیں
دھکایا۔

تمام رنگوں کو سوکھا لیکے شے رنگ سکن
کی داغ نہیں ٹالی جس میں ان کی انفرادیت
ہر جگہ نہیں ہے۔ دل اسکوں کی داعیت
و لفظ اسکوں کی خارجیت کی وجہ سے
نے پہلے دونوں سیلانات سے انتخاب کر کے
ان کے کلام میں حسن ظاہری و حسنی کا حسین
تیرست طیہہ کو پانیا جس کی اگرچہ تم
حقیقی یکن، غور نے اسی وجہ کاں پر یہوں خلا
اور اس طرح کا اسی وجہ کا حیار کیا اور
ہوں یا باغی، صفائی ہوں یا شاعران کے
غلوص و صفات سے انکار نہیں کیا جاسکے
کو انتخاب شامی کہاے اسائدہ کے کلام
کے مطالعے ان کاے رنگ سکن کی تکلیف
بے چین انسان کی تیری کی تھی
میں تایاں گردار ادا کیا ہے۔ میکن انکوں نے

شہریت مولانا حضرت مولانا علیؒ کے
ہمیں کے ذیلی "حضرت الاسلام" اور "اشتراکت الاسلام" کا
دوسرا ایشیں بھیجا ہے، اس وقت آپ کے فرنے کے مطابق "من روانہ خدا کے طبقات" کے
کو اندھر کی تیاری میں صرف ہیں، جیسا کہ آپ نے پہلے گائی تھا۔
جو بغرض علاق شام کے بعض شہروں کے سفر کی وجہ سے بہت تاخیک کیا، دعاوں
کی درخواست ہے۔ اشتراکی اسلام اور عوت اسلام کے لئے آپ کی ہمدردانہ فرمائے۔

والسلام
صلواتی علی گفت
معطرت

۲۲

مماں صاحبہ محمد

محمد راجح حسن ندوی

موسم ۱۵، دسمبر ۱۹۵۹ء کو الہی صاحبہ مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی دامت
کا ایک طویل طلاق کے بعد انتقال ہوا۔ انقلادان ایسے رحموت۔ حمدلله عزیز
انتقل کے وقت، ۳۰، سال کی تھی، دو ایک عبادت گزار، رحمہ اللہ عزیز پر برداشت ان کے دادا
شاید ضاربین حسی جو انشا تھا ایک صلح رائی، عالمہ بزرگ تھے، جن کا شیخ یونیورسٹی کے شرکی ضلع
اور اس کے لئے ان کے اثرات پرچے، حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسن دلکشی و حقیقی نہ اپنے
ان کا ہاجرا دی جس مولانا ناظم خلیلی والدہ صاحبہ سید خداش اور بہتر صاحبہ میں بھی ان کا اثرات
آنے تھے جو ان کی عبادت میں تھی، حسن تربیت کی صورت میں ظاہر ہوئے۔

مولانا ناظم کی محروم ایسے صاحبیتیں بھی کے پاس آئیں اور ان کی حمکے

اختتام تک ان کے ساتھ ہیں جن سے انہوں نے میری اتنے اثرات تقبل کئے۔

مرحوم کا نام سید طیب النساء تھا۔ ان کو سائے میں خاندان بندگی عذاب سے بہر

بھی نہیں بی کے نام سے جانایا تھا، اور ان کی توانی، جن پر بدی، عبادت اللہ اور شوق عزیز

بہت صروف تھا، نازمی مصالح میں تو غیر معمول عالی تھا، ایک تمازک کے بعد درستی خانی کی قتل

و انتقام، اذان کے باکے میں پہلے سے بار بار سوال، یہ ان کی ایسی عبادت تھی جس سے کہ کہتے

و اقتتال ہوتے ہوئے، دل کی گہرائیوں سے سلام قبول فرمائیں۔

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مظلہ

مشائیش رہب کے خطوط

جات ڈاکٹر مصطفیٰ سعید صاحب
الف سماحة الاستاذ ابی الحسن علی الندوی حضرت اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
غاباً آپ کو یہ علم ہو گیا ہو گا کہ دشمن کی سورہ یونیورسٹی شریعت اسلامیہ
کا شعبہ (کلیت الشریعت اسلامیہ) قائم کیا ہے، یونیورسٹی کے اس اتدام سے سالانوں
اور حوصلات کے سہی مامیوں کو خوشی ہوئی ہے۔ سب رواد پہلے سال کا درجہ
قائم کر کے تعلیم شروع کر دی گئی ہے۔ انشا اللہ اکھی سال کے شروع میں دوسرا درجہ
بھی پھل جائے گا، کام کی تکمیل نے مجھے خواہش ظاہر کیا ہے اور وہ آپ کی
منظور کی ایسیداری کی ہے کہ میں آپ کو دو سال یا ایک سال کے لئے جیسا آپ پسند
فرمائیں آپ کو یہاں درستینے کی دعوت دوں تاکہ طلب آپ کے علم اور اسلام کے پیغام
کی ہر کام و بھتی سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مجھے تو قہے کہ آپ پیری اس لذائش
کو شرف تصورت فتنیں گے، آپ تھوڑا یاد ہو گیوں ہوتے ہیں جو بھی شرائط
یا اپنی پسند پیش فرمائیں گے، سب متلوں ہوں گی، مجھے تو قہے کہ آپ کی حکمت
جلدی ہے جو اب تھے گا جو اس گھر میں تدر آرزو دن ماں کو علی جامد پہنانے کی فویڈ جا فرمائے
لائے گا۔

الشاعری ہم سب کو ان کاموں کی توفیق بخش جن سے اسلام اور مسلمانوں

کی خدمت ہوتی ہوئی، دل کی گہرائیوں سے سلام قبول فرمائیں۔

کام کے نظام و مطابق کار کی ایک کاپی ارسال خدمت کر رہا ہوں گے۔

مصنوعات کا تقدیمی جائزہ۔

اسلامی نظریں۔

اسلامی عبادت کا تصور۔

العزیز الحبیب فی اصول المفہوم۔

آراء الامام الحسدوی۔

مقدمہ شیعہ الحدیثی۔

تیلم القرآن۔

اصول حدیث۔

خطبات درس۔

آپ بیت عبد الماجد۔

مختصر تاریخ ادب اردو۔

شرق ادب کی تاریخ۔

کلیات اقبال۔

کلیات جگر۔

کلیات فاقہ۔

علام سید میلان ندوی۔

کلیات اصغر۔

کلیات شیکل۔

دیوان فتاب۔

ہندوستان کے مشہور مکتبوں کی اردو۔ عربی کتب اور ہر قسم کے

قرآن شریف، حائل شریف محری و مترجم و پارہ جات بھی فراہم ہیں۔

نیز عربی مدرس کے طبلاء داساتہ کو خصوصی رحماتی بھی دی جاتی ہے۔

دارالعلوم و مددۃ العلماء کے نصاب کی ساری کتب کے نئے

لابیٹھہ قائمہ کر۔

مکتبۃ الشباب: بہدیا شیخراگ، کھنڈ ۲۲۶۰۲۰ (تعلیم دارالعلوم ندوۃ اسلام)

لہ حضرت مولانا ناظم الدین کے دجال انکر والدین کے مرضی پر بالعاصہ اور ایڈیشن پر کامیاب ہے۔ علاوه علی و کاربری بیانی ترکیب ہوتے ہے۔

وہ محاضرات "رجال افغانستان کے نام سے شائع ہوئے ہیں، جنہیں شکل میں یہ سلسلہ برہاری کاری بیان میں جلد آپ کے۔

وہ میان کی سادگی نرم اور بھروسہ و گدا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا

تھیں میں تھے کے بارہ جلیل

جیسا کی میان کی سادگی سامنے آرہا</

حضر مل ائمہ علیہ وسلم نے جوہ تریف
میں نماز ادا فرمائی اور اس رات میں یوں
دعائی کہ:

اللهم سَمِعْدَلْكَ حَمَالَ وَسَلَّاكَ
وَأَمِنْ بِكَ قَوَادِي فَهُدْيَيْدَى
وَمَا يَجْبَهُ بِهَا عَلَى لَشْنِي
يَا عَظِيمُ بِرْحَمِي لِكَ عَظِيمٍ

اعْفُرْ الدِّينَ سَبَقَ الْعَظِيمَ سَبَحَ
وَجَلَّ الْلَّهُ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ
وَشَقَّ سَمَعَةَ وَبَصَرَهُ أَعْوَدَ
بِرْضَالَكَ مِنْ سَخْطَلَكَ وَأَعْوَدَ

بِغَوْلَكَ مِنْ عَيْقَالَكَ وَأَعْوَدَ
ذَكْرَكَ مِنْ عَيْقَالَكَ وَأَعْوَدَهُ
لَا أَحْمَى شَاغِلَيْكَ وَأَعْوَدَهُ
كَمَا أَشَتَ عَلَى نَفْسِكَ أَقْلُ

كَمَا أَشَقَ أَنْجَحَ دَارَدَعْرَجَيْ
فِي الرَّأْبِ لِسَنَدَيْ وَحْقَ لَهَا
نَمازَهُمْ بِهِ طَافَ كَمْبَرَجَاهِيْ
أَنْسَجَهُ، اللَّهُمَّ رَبُّكَ قَلْبَ

لَقَيْأَمَنَ الشَّرِيكَ تَقِيَالاً فَاجِرَأَ
لَاشِقَيْأَمَ عَلَيْكَ أَنْتَ
عَبَادَةَ النَّبِيَّنَ -

کوئی مخصوص نہیں :
اس مبارک رات میں کوئی مخصوص
نماز نہیں ہے بلکہ اپنی طاقت درخت کے
طایابن فانل کا اہتمام کرنا چاہیے۔ شیخ
عبد الحکیم محدث دہلوی نے اس رات میں
بعض نمازوں کا اپنی کتاب "ماہنامہ"
میں تذکرہ کیا ہے، میں وہ روایت منور
ہے۔ شہروردی محدث ملا علیت ساری نے
ادبی احساں ابرہم تا کے نفوذ باشیر
بھی سمازوں کی ایک دلیلی ہے۔ اسی طرح

اعلم آن المذکور فی الالف
ان مآہ رسمیۃ فی نصف شعبان
بالاخلاص عشر مرات فی كل
رکعة مع طول فصله للديلمی
وعنده موضوع وفی بعض

کتابوں کو بخشش، بیری پیشانی اس
ذات کے محلہ ہونے والے جرنے
نمکنستے بہر و در کیا شکل مورت
عنایت فرمائی، دلخیش ادنی کی
راحت دی تیری رفقاء اس طبق

رکعت بالاخلاص عشر عشر
بالجماعۃ واهتمامہ باکثر
خواکن و خوارج، انتقام پناہیا
ہوں، تجوید کے پناہ کا دل بہر میں
تیری خوبیں کر سکتے۔ تجھے تم پیش

ہزادے ہیں جو تو نے پیشے
پیمانہ ملابسے۔ پیدا ہیں جو جو
صلوٰۃ الفج جس میں سورج کوتا جاتے
ہوئے ہے، میں اس کا ثبوت کسی اول
دوچھے کی روایت سے کلیں ہمیں ملتا پانچوں
صدی بھری میں اس نماز کا بڑا زندگانی

عطا را جمع کر سکتے۔ شرک کو کوہ دیکھے
پاک ہو۔ نماز ادا دیکھتے ہو۔

قالت بالسلام الہم اکبری
خانافت لی یہاں تک کہ آٹھویں صدی
نے فرمایا کہ اس رات میں یہ بھی دعا ہے

بھری میں یہ بدعوت نہیں ہو گئی۔ اسی خار
کے ذیل میں پڑا فرانل کی بھی ابتدا ہوئی
کی بیدرسے کیے تربیت ہوئی گے لہذا ہم
لے اس عمل سے انشکری رحمتے در بھر
ہو جاتے ہیں اور شب براہمی مقدس
رات میں بھی سامان مغفرت کرنے کے
چار چوں سے خوب سمجھا جاتا، اسے جاتے
کہ اس کی ابتدا اصل برملک کی جو بیت
سے اسلام میں اکے تھے، میں بھی سے عنو
کے اثاثت سے پاک نہیں ہو سکتے۔
امنوس نے اس طرح اک کی پرستش کاہما
حضرت اسحاق بن راحمہ شہر
محمد ہیں ان کے باسے میں اثاثت کے
اس رات میں خاص اہتمام فرماتے پانے
تلادہ اور دیگر متعلقین کے ساتھ اس
رات میں شب بدراری کرتے اور اس بھر
ذکر نموداد اور تسبیمات نماز میں مشغول
ہے۔ مخصوص نہیں :

اس مبارک رات میں اس موقع پر بھی
لکھاہ : قبل اول حدوث الوقید من البراءۃ
وکافل عبدة الشارف لما اسلوا
ادخلوا فی الاسلام ما يعوهون
انہ من سن الهدی و معمول
عبادة النبیان -

چراغ سال اور اتش بازی :

اس مبارک رات میں کوئی مخصوص
نماز نہیں ہے۔ بلکہ اپنی طاقت درخت کے
طایابن فانل کا اہتمام کرنا چاہیے۔ شیخ
عبد الحکیم محدث دہلوی نے اس رات میں
بعض نمازوں کا اپنی کتاب "ماہنامہ"
میں تذکرہ کیا ہے، میں وہ روایت منور
ہے۔ شہروردی محدث ملا علیت ساری نے
اس موقع پر لکھاہ :

اعلم آن المذکور فی الالف
ان مآہ رسمیۃ فی نصف شعبان
بالاخلاص عشر مرات فی كل
رکعة مع طول فصله للديلمی
وعنده موضوع وفی بعض

کتابوں کو بخشش، بیری پیشانی اس
ذات کے محلہ ہونے والے جرنے
نمکنستے بہر و در کیا شکل مورت
عنایت فرمائی، دلخیش ادنی کی
راحت دی تیری رفقاء اس طبق

رکعت بالاخلاص عشر عشر
بالجماعۃ واهتمامہ باکثر
خواکن و خوارج، انتقام پناہیا
ہوں، تجوید کے پناہ کا دل بہر میں
تیری خوبیں کر سکتے۔ تجھے تم پیش

ہزادے ہیں جو تو نے پیشے
پیمانہ ملابسے۔ پیدا ہیں جو جو
صلوٰۃ الفج جس میں سورج کوتا جاتے
ہوئے ہے، میں اس کا ثبوت کسی اول
دوچھے کی روایت سے کلیں ہمیں ملتا پانچوں
صدی بھری میں اس نماز کا بڑا زندگانی

عطا را جمع کر سکتے۔ شرک کو کوہ دیکھے
پاک ہو۔ نماز ادا دیکھتے ہو۔

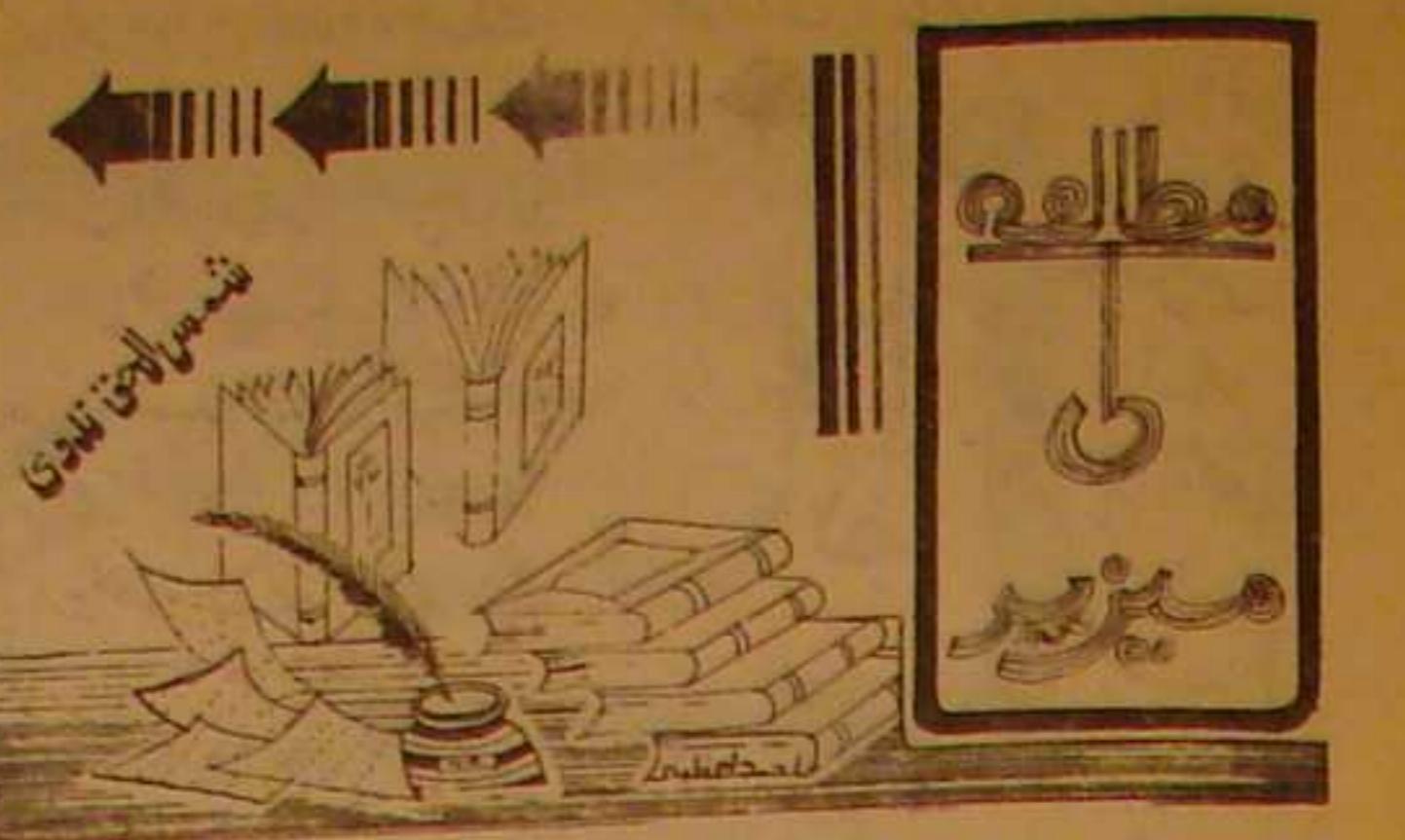
قالت بالسلام الہم اکبری
خانافت لی یہاں تک کہ آٹھویں صدی
نے فرمایا کہ اس رات میں یہ بھی دعا ہے

بھری میں یہ بدعوت نہیں ہو گئی۔ اسی خار
کے ذیل میں پڑا فرانل کی بھی ابتدا ہوئی
کی بیدرسے کیے تربیت ہوئی گے لہذا ہم
لے اس عمل سے انشکری رحمتے در بھر
ہو جاتے ہیں اور شب براہمی مقدس
رات میں بھی سامان مغفرت کرنے کے
چار چوں سے خوب سمجھا جاتا، اسے جاتے
کہ اس کی ابتدا اصل برملک کی جو بیت
سے اسلام میں اکے تھے، میں بھی سے عنو
کے اثاثت سے پاک نہیں ہو سکتے۔
امنوس نے اس طرح اک کی پرستش کاہما
حضرت اسحاق بن راحمہ شہر

محمد ہیں ان کے باسے میں اثاثت کے
اس رات میں خاص اہتمام فرماتے پانے
تلادہ اور دیگر متعلقین کے ساتھ اس
رات میں شب بدراری کرتے اور اس بھر
ذکر نموداد اور تسبیمات نماز میں مشغول
ہے۔ مخصوص نہیں :

اس مبارک رات میں کوئی مخصوص
نماز نہیں ہے۔ بلکہ اپنی طاقت درخت کے
طایابن فانل کا اہتمام کرنا چاہیے۔ شیخ
عبد الحکیم محدث دہلوی نے اس رات میں
بعض نمازوں کا اپنی کتاب "ماہنامہ"
میں تذکرہ کیا ہے، میں وہ روایت منور
ہے۔ شہروردی محدث ملا علیت ساری نے
اس موقع پر لکھاہ :

اعلم آن المذکور فی الالف
ان مآہ رسمیۃ فی نصف شعبان
بالاخلاص عشر مرات فی كل
رکعة مع طول فصله للديلمی
وعنده موضوع وفی بعض



بھروس کے مصنفوں مظلوم العالی کا نام
ہی کافی ہے، شمس الدین کو دشمن اپنا نام
نہ کوئی کوئی ہے۔

ملت میں گم ہو جا

صفحات ۸۳

قیمت ۲۵

مرتب : اقبال حسنه خاں

ناشر : لکھنؤی مکتبہ عایت

تھے کاہتے: خلیفت پاک ڈپو، سلم و مکمل

کاہتے: خدا، گیا۔ واطعہ کھانا، ذکر کاہتے: جرمی

ملع، گی (بہار)

مرتبہ حضرت مولانا شرف ملی

تھاونی، حضرت مولانا یا بخون علی ندوی

بیکل، مولانا چاہیہ الاسلام مولانا ازاد

علام اقبال، خواجہ اس حسین جعلی

بھی حضرت مخترع خدا، ہمارا ملک

کو تھجھ کر دیا ہے اس کا مطابق ہمارا ملک

کو تھجھ کر دیا ہے اس کا مطابق ہمارا ملک

بزرم خطابت علیا

نقہ حسنه

اول دوم

دوسرا سوم

شہاب الدین

عبد القمر

محمد ناز عصف

رمضان احمد خوارج

عبد شدید سکری

بزرم سلیمانی علیا

دشمن احمد

عبد السعید

مریم الدین

شہاب الدین

بزرم سلیمانی سفلی

محمد عارف

محمد ناز عصف

رمضان احمد خوارج

عبد شدید سکری

من اقتشہ کا نعامی مقابلہ

نقہ حسنه

کشمش کا سیاہ دس

